السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مقلد امام (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے پیچھے نماز جائز ہوگی۔ ؟اگر وہ شرک سے پاک ہوں مگر بدعتی ہوں۔ 2) کیا بریلوی عالم کے پیچھے نماز جائز ہوگی؟ 3) اگر کسی کے گھر کے قریب سلفی مسجد نہ ہو۔ مگر بریلوی اور تبلیغی مسلک کی مسجد ہوتو کیا کرے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرکیہ اور کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے جبکہ اہل بدعت یا فساق وفجار کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے اگرچہ ایک شخص کو کوشش یہی کرنی چاہیے کہ وہ امام اسی کو بنائے جو متقی، پرہیزگار، قاری، کتاب وسنت کا عالم اور اس کا متبع ہو۔

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

بدعت یا تو کفریہ ہوتی ہے جیساکہ جھمیہ اور شیعہ اور رافضیوں، اور حلولی اور وحدۃ الوجودیوں کی بدعت ہے، ان کی اپنی نماز بھی صحیح نہیں، اور ان کے پیچھے نماز ادا کرنا بھی صحیح نہیں، اور کسی کے لیے بھی ان کے پیچھے نماز ادا کرنی حلال نہیں

یا پھر بدعت غیر کفریہ ہوتی ہے، مثلا نیت کے الفاظ کی زبان سے ادائیگی، اور اجتماعی ذکر وغیرہ جوکہ صوفیوں کا طریقہ ہے، ان کی اپنی نماز بھی صحیح ہے، اور ان کے پیچھے نماز ادا کرنا بھی صحیح ہے

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ انہیں یہ بدعات ترک کرنے کی نصیحت کرے، اگر وہ مان جائیں تو یہی مطلوب ہے، وگرنہ اس نے اپنا فرض پورا کردیا اور اس حالت میں افضل یہ ہے کہ کوئی ایسا امام تلاش کیا جائے جو سنت نبوی کی پیروی کرنے پر حریص ہو

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

وہ بدعات جن کی بنا پر آدمی اہل اھواء اور خواہشات میں شامل ہوتا ہے وہ جو اہل علم کے ہاں کتاب وسنت کی مخالفت میں مشہور ہے، مثلا خوارج، اور رافضیوں شیعوں، اور قدریہ، مرجئہ وغیرہ کی بدعات ہیں

عبداللہ بن مبارک، اور یوسف بن اسباط رحمہم اللہ کا کہنا ہے :

تہتر فوقوں کی اصل چار ہے اور وہ یہ ہیں : خارجی، رافضی، قدریہ، اور مرجئۃ

ابن مبارک رحمہ اللہ تعالی کو کہا گیا : تو پھر جھمیۃ ؟

ان کا جواب تھا : جھمیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہیں ہیں

جھمیۃ فرقہ صفات کی نفی کرتا ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ : قرآن مخلوق ہے اور آخرت میں اللہ تعالی کو نہیں دیکھا جائیگا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نہیں ہوئی، وہ اپنے رب کی طرف اوپر نہیں چڑھے، اور نہ ہی اللہ کو علم ہے نہ قدرت، اور نہ ہی حیاۃ یعنی زندگی وغیرہ ذالک,

اسی طرح معتزلہ اور متفلسفۃ اور ان کے متبعین بھی کہتے ہیں، عبد الرحمن بن مھدی کا کہنا ہے : ان دونوں قسموں جھمیۃ اور رافضہ سے بچ کر رہو

یہ دونوں بدعتیوں میں سب سے برے اور شریر ہیں، اور انہی سے قرامطہ الباطنیۃ داخل ہوئے، جیساکہ نصیریہ اور اسماعیلی فرقہ ہے، اور ان کے ساتھ اتحادیۃ متصل ہیں، کیونکہ یہ سب فرعونی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں

اور اس دور میں رافضی رفض کی بنا پر جھمی قدری ہیں، کیونکہ انہوں نے رفض کے ساتھ معتزلہ کا مذہب بھی ضم کرلیا ہے، پھر وہ اسماعیلی، اور دوسرے زندیقوں اور وحدۃ الوجود وغیرہ کے مذہب کی طرف جانکلتے ہیں   واللہ ورسول اعلم

دیکھیں : مجموع الفتاوی (35/414-415).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

بدعتیوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کے متعلق یہ ہے کہ اگر تو ان کی بدعت شرکیہ ہو مثلاً غیر اللہ کو پکارنا، اور لغیر اللہ کے لیے نذر و نیاز دینا اور ان کا کمال علم اور غیب یا کائنات میں اثر انداز ہونے کے متعلق اپنے مشائخ اور بزرگوں کے متعلق وہ اعتقاد رکھنا جو اللہ تعالی کے علاوہ کسی کے بارہ میں نہیں رکھا جاسکتا، تو ان کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح نہیں

اور اگر ان کی بدعت شرکیہ نہیں؛ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور ذکر کرنا، لیکن یہ ذکر اجتماعی اور جھوم جھوم کر کیا جائے، تو ان کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے، لیکن امام کو کسی غیر بدعتی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ہتا کہ یہ اس کے اجر و ثواب میں زیادتی اور برائی اور منکر سے دوری کا باعث ہو

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (353/7)..

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی